گانا سننے والے میں نفاق کیسے پیدا ہوتا ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

گانا سننے سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب بیان کردیجئے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

علمائے کرام نے فرمایا کہ یہاں نفاق سے نفاق عملی مراد ہے یعنی ظاہر، باطن کے خلاف ہو، ظاہر نیکیوں میں مشغول اور باطن گناہوں میں مشغول، اور اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے کہ جو گانے سنے گا، وہ ظاہری اعتبار سے گناہ نہ بھی کرے بلکہ نیک اعمال کرے، تب بھی باطن میں اس کا دل مزامیر و موسیقی (جو کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو ناپسند ہیں، ان) کی لذت و محبت میں منہمک رہے گا اور گانے سے جن گناہوں کی تحریک پیدا ہوتی ہے، ان کی طرف دل مائل رہے گا، ان کو اچھا سمجھے گا اور ان پر خوشی محسوس کرے گا، تو یوں ظاہر کے اعتبار سے وہ نیکیوں میں مشغول لیکن باطن کے اعتبار سے وہ گناہوں میں مشغول رہے گا، اور یہ نفاق والی صورت ہے۔

درمختار میں ہے "قال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات" ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: لہو اور گانے کی آواز دل میں نفاق پیدا کرتی ہے جیسے پانی کھیتی پیدا کرتا ہے۔

مذکورہ عبارت میں موجود لفظ "نفاق" کے تحت ردالمحتار میں ہے "أي العملي" ترجمہ: یعنی نفاق عملی پیدا کرتی ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج6، ص348، 349، دار الفکر، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے ”النفاق الشرعي وهو الاعتقادي الذي هو إبطان الكفر وإظهار الإسلام، وعرفي وهو العملي الذي هو إبطان المعصية وإظهار الطاعة“ ترجمہ: نفاق شرعی اور وہی نفاق اعتقادی ہے، اس سے مراد کفر چھپانا اور اسلام ظاہر کرنا ہے اور نفاق عرفی اور وہی نفاق عملی ہے، اس سے مراد معصیت چھپانا اور اطاعت ظاہر کرنا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج 1، ص 127، دار الفکر، بیروت)

بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے ”عدم موافقة الظاهر للباطن والقول للفعل هذا هو نفاق العمل“ ترجمہ: ظاہر کی باطن سے موافقت نہ ہونا اور قول کی فعل سے موافقت نہ ہونا، یہی نفاق عملی ہے۔ (بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ، ج 3، ص 133، مطبعۃ الحلبی)

شمس الدین محمد بن احمد سفارینی حنبلی (متوفی 1188ھ) لکھتے ہیں: ”أساس النفاق أن يخالف الظاهر الباطن، وهذا المستمع الغناء لا يخلو أن ينتهك المحارم فيكون فاجرا أو يظهر النسك والعبادة فيكون منافقا فإنه متى أظهر الرغبة في الله والدار الآخرة وقلبه يغلي بالشهوات ويلذع بنغمات الآلات ومحبة ما يكره الله ورسوله من أصوات المعازف وما يدعو إليه الغناء ويهيجه من قلبه كان من أعظم الناس نفاقا، فإن هذا محض النفاق“ ترجمہ: اور نفاق کی بنیاد یہ ہے کہ ظاہر، باطن کے مخالف ہو، اور یہ گانے سننے والا شخص دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا: یا تو وہ حرام کاموں کا ارتکاب کرتا ہے، تو وہ فاجر ہو جاتا ہے، یا وہ عبادت و پرہیزگاری کا اظہار کرتا ہے، تو وہ منافق ہو جاتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص اللہ تعالی اور آخرت کے معاملے میں رغبت ظاہر کرتا ہے، جبکہ اس کا دل شہوات سے کھول رہا ہو اور ساز و آلات کی دھنوں اور مزامیر کی آوازوں کی محبت میں کہ جن کو اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) ناپسند کرتے ہیں، اور گانا جس کام کی رغبت کا سبب بنتا ہے، اس کی محبت میں تڑپ رہا ہو، اور اس پر دلی خوشی محسوس کرتا ہو تو ایسا شخص منافقوں میں سے سب سے بڑا منافق ہے، کیونکہ یہ سراسر نفاق ہے۔

(غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الآداب، ج 1، ص 154، مؤسسۃ قرطبۃ، مصر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3936

تاریخ اجراء: 19ذوالحجۃالحرام1446ھ/16جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net